

ماتمی نوحہ

ھے فاطمہ کے جگر کا ٹکرا حسین اقا حسین مولیٰ
 علی کی انکھوں کا ھے یر تارا حسین اقا حسین مولیٰ
 مصیبتوں اور الم کے سائے کچھ ایسے زہرہ کے گھر پہ چھائے
 ھو اھے ویران باغ زہرہ بچاؤنگا دین سرکنا کے
 میں اپنا گھر بار بھی لٹا کے یوں کر ھے ھیں نبی سے وعدہ
 حسین عاشور کی فجر سے ھیں اشک پہ اشک ھی بھاتے
 ھراک کو نظروں سے مرتے دیکھا حسین کی جانہ حسین کی اس
 گرا ھے بانو کٹائے عباس فھر سے غازی نے ھے پکارا
 حسین دل کو سنبھالے کیونکر ترپ رہا ھے نہ میں پہ اکبر
 اٹھے گا کیسے جوان کلاشہ
 نظر سے انسوٹیک رہے ھیں لحد میں اصغر کو رکھ رہے ھیں
 ھے سونی گودی ھے سونا جھولا
 حسین کے رونے کی صدا پر نہ ھو وے بے چین کیوں پیسبر
 نبی کو ھے جان سے وہ پیارا

جو چڑھ کے کاندھے پہ مصطفیٰ کے صدائے حل حل کی دے رہا ہے
 اُسے پکارے نہ مانر سارا
 کہینگے جبریل کس نہبان سے حسین اقا ئے دو جہان سے
 کئے گا سجدے میں سر تمہارا
 خدا ہے احسان حسین تو ہے خدا کا احسان حسین تو ہے
 ہے تیرا احسان وہ تیرا سجدہ
 مدد مجوسی کی کرنے والے ہر ایک مومن تجھے پکارے
 اے کاشف الکروبات مولیٰ
 اگر گناہ کے سبب سے یارب نہ انکھروئے حسین پر جب
 تو کر کے احسان بخش دینا
 جو بیج سیف الہدیٰ نے بوئے وہ پھل برہانی نہ میں میں پائے
 یہ جوش ماتم سنا نہ دیکھا
 برہان دیں شہ رہے سلامۃ سدا رہیں اوج پر بہ صحتہ
 نصیب ہوشہ کے لب سے سننا
 حسین کے ذکر کی یہ نعمتہ کے ساتھ برہان دیں کی مدحتہ
 یہی تو عابد ہے اپنا توشہ

عبد سیدنا طع

عابد حمزہ رشیق